... کا تقاضہ ہے۔ اسے اپنے مذکورہ بالا پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ابھی اور پاپڑ بیلنے پڑیں گے اور اگر اس میں انہیں اپنی طرف سے کچھ قربانی بھی دینی پڑے گی تو اس سے وہ دریغ نہ کریں گے۔ مگر سیکولرنام کی مالا جپنے والے تو صرف کرسی نہ ملنے سے مایوس ہو کر بیٹھ جائیں گے۔ ان کے لیے ... آگے کے راستے بند ہی ہو جائیں گے ایسا ہمارا خیال ہے۔

کانگریس اپنے اصولوں سے کس قدر ہٹ چکی ہے اور اس کا سیکولرزم کا اصول یا نعرہ صرف اقتدار کی کرسی ہتھیانے کا زینہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے اور اسی لیے کانگریس کی شکست سے کانگریس کے قدیم چاہنے والوں کو کوئی ملال نہیں ہے۔ جو اقتدار کا بھوکا ہوتا ہے یا جو مفاد پرست ہوتا ہے اس کی شکست سے کسی اور کو کیا لینا دینا ہے کوئی رنج کرے تو کیوں... ؟

اب راجیو گاندھی کی بیوہ شریمتی سونیا گاندھی کانگریس میں نئی جان پھونکنے کے لیے کانگریس کی صدارت کی کرسی پر بیٹھی ہیں تو اس سے اب ہمیں نہ کوئی خوشی ہے اور نہ ہی غم۔ جب کانگریس کے پاس سے اپنے بنیادی اصول ہی رخصت ہو چکے ہیں تو پھر کسی دوسرے کے لیے کانگریس کی کشش ختم ہو گئی ہے۔ اب کانگریس کتنے دن زندہ رہے گی یا وہ پھر ہندوستان کی سیاست کے نقشے پر چھائے گی ایسے کسی سوال و جواب کی اہمیت ان ہی لوگوں کے لیے اہمیت کا باعث ہو سکتی ہے جو اقتدار کے متلاشی ہیں۔ جنہیں اصول دل و جان سے عزیز ہیں ان کے لیے بنیادی اصولوں سے مبرا کانگریس سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی ہے۔ اس لیے ہمارے نزدیک اس بات کی اب کوئی اہمیت نہیں ہے کہ شریمتی سونیا گاندھی انڈین نیشنل کانگریس کی صدر منتخب ہو گئی ہیں۔

خدا کرے جناب اٹل بہاری واجپئی کی وزارت عظمیٰ کے زیر سایہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی حلیف پارٹیوں کی مرکزی حکومت ہندوستان سے بیروزگاری بدعنوانیوں اور رشوت خوری کے خاتمہ کے لیے کچھ کر سکے۔ غریبی دور ہو، ہر شخص اطمینان اور سکون کے ساتھ ہندوستان میں جی سکے اسی بات کی دل سے دعا نکل رہی ہے۔ بار بار انتخابات سے عوام پر جو مالی بوجھ پڑ رہا ہے وہ دور ہو۔ یہ حکومت بُری یا بھلی جیسی بھی ہو پانچ سال تک اپنی پوری مدت طے کرے۔ ایسی ہماری خواہش ہے۔ اسی کے ساتھ ہم ہندوستان کے نئے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔